ابوذرؓ کے گھر گیا دیکھا کہ ان کے گھر میں کچھ بھی نہیں آپؓ نے جواب دیا میرا ایک اور گھر ہے جو کچھ میرے ہاتھ لگتا ہے وہاں بھیج دیتا ہوں (یعنی آخرت کے گھر) اس شخص نے کہا جب تک اس گھر میں رہنا ہے کچھ سامان تو ضروری ہے آپ نے فرمایا گھر کا مالک یعنی اللہ مجھے یہاں رہنے نہ دے گا۔

سادگی کی حدود
ایک غلط فہمی کا ازالہ

مذکورہ بالا باتوں سے سادگی کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے لیکن اس سے مراد یہ قطعاً نہ لیا جائے کہ تہذیب اسلامی اپنے ماننے والوں کو دنیا کی دوسری تہذیبوں کے مقابلے میں ایک پریشان بال، پریشان حال اور پراگندہ لباس قوم کی حیثیت سے پیش کرنا چاہتی ہے سادگی سے مراد گندگی نہیں لیا جاسکتا۔ لباس قیمتی نہ ہو لیکن صاف اور اجلا ہو رہائش ائیر کنڈیشنڈ نہ سہی بھونڈی اور بدتہذیبی والی نہ ہو۔ نسائی کی ایک روایت ہے کہ ابوالاحوص اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں سرکار نامدارؐ کی خدمت میں خراب کپڑے پہنے ہوئے حاضر ہوا تو حضورؐ نے مجھے فرمایا کہ تمہارے پاس کچھ مال ہے؟ میں نے جواب دیا ''جی ہاں'' حضور نے پوچھا کس قسم کا مال؟ میں نے عرض کیا اللہ نے مجھے اونٹ گائیں، بکریاں، گھوڑے ،غلام سب کچھ عطا فرمایا ہے اس پر حضورؐ نے فرمایا جب خدا نے تمہیں مال دیا ہے تو خدا کی نعمت و کرامت کا اثر تم پر ظاہر ہونا چاہئے۔

حضرت عطاء بن یسارؒ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا جسکے سر اور داڑھی کے بال بہت ہی پریشان اور پراگندہ بکھرے ہوئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے بالوں کی طرف اشارہ فرمایا گویا کہ آپ ان کی اصلاح اور درستگی کا حکم دے رہے ہوں وہ شخص واپس گیا اور اس نے ویسا ہی کیا بالوں کو درست کرکے پھر آپ کی خدمت میں واپس آیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ اچھا نہیں ہے بہ نسبت اس کے کوئی شخص تمہارے پاس ایسی حالت میں آئے جس کے سر کے بال ایسے پریشان اور پراگندہ ہوں گویا وہ شیطان ہے اس روایت میں ثائر الراس کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جس کے معنی ہیں پریشان بکھرے بالوں والا جس کو تیل ڈال کر اور کنگی کئے بہت زمانہ گزر رہا ہو۔

ان روایات کو سامنے رکھتے ہوئے سادگی کی حقیقت سامنے آجاتی ہے۔ کہ اس سے مراد مجہول الحال ہونا نہیں ہے۔ جیسا کہ بعض غالی قسم کے متصوفین کا خیال ہے۔

الغرض سادگی بذات خود ایک حسن، اسلام کا شعار، قرآن کا حکم اور اسوہ رسولؐ ہے جو ہر مسلمان کی زندگی کا مطلوب ہونا چاہئے۔

اپنی تجارت کو فروغ دینے کیلئے
مجلہ ترجمان الحدیث
میں اشتہار دیں
رابطہ کیلئے: 041-780274-780374

عرض کیا ہے

ریاض الرحمن ساغر

دینی مدرسوں کی سندات

کسی دینی مدرسے میں بکتی نہیں ہیں سندیں
رشوت چلے نہ پرچی دوران امتحان میں
رہتے ہیں بھوت اور نہ کوئی بوٹی مافیا ہے
ان مدرسوں میں ایسا گھپلا کبھی سنا ہے؟
ان کے برعکس ہیں جو تعلیم کے ادارے
ظاہر ہیں ہم پہ ان کے کرتوت جو ہیں سارے
پستول لے کے جولڑکے امتحاں میں بیٹھیں
معیار کیا ہے ان کی پھر ڈگریوں کا سوچیں
پھر امتحاں کے پرچے جو لوگ جانچتے ہیں
نمبر لگا کے جھوٹے پیسے بٹورتے ہیں
اور دینی مدرسوں میں ڈرتے ہیں لوگ رب سے
معیار پر ہے ہوتا یکساں سلوک سب سے
جو اہلیت ہے جس کی، اس کی سند ہیں دیتے
ڈرتے نہیں کسی سے ، پیسے نہیں وہ لیتے
ثابت ہوئی نہ جعلی، ان مدرسوں کی ڈگری
گھپلوں کی مدرسوں میں، کوئی خبر نہ دیکھی
پھر ان کی ڈگریوں کی توقیر کیوں نہ کیجئے؟
بی اے کے ہی مساوی کیوں اہمیت نہ دیجئے؟
خائف ہے اہل دیں سے کیا یہ معاملہ ہے؟
علم ایسے مدرسوں میں دیں سے جڑا ہوا ہے
(بشکریہ نوائے وقت)

مجلہ ترجمان الحدیث
کی بہترین ترویج و اشاعت کیلئے اپنی آراء و تجاویز
اس ای میل ایڈریس پر بھیج سکتے ہیں
tarjuman@hotmail.com